السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج وعمرہ میں حلق کی بجائے قص کروانا ہو تو بالوں کو کاٹنے کی صورت کیا ہونی چاہیے کیا کان کی کونپل سے کٹوانا جائز ہے جبکہ بال چھوڑنے کا ارادہ ہو یا سارے ہی سر سے بال کٹوانا ہوں گے اور حجام کو کیا کیفیت بتائی جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے اور تقصیر بھی درست ہے آپ کی ذکر کردہ تقصیر کی دونوں صورتوں میں سے سارے سر کے بال کٹوانا افضل ہے کیونکہ یہ صورت حلق کے زیادہ قریب ہے ۔

مجلة الدعوة کے مضمون پر ایک نظر

از عبدالمنان نورپوری بطرف اخی المحترم جناب مولانا رحمت اللہ صاحب ربانی ۔ حفظہما اللہ تبارک وتعالیٰ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اما بعد! خیریت موجود خیریت مطلوب ۔ مجلة الدعوة کے حالیہ شمارہ میں آپ کے بیان کردہ احکام ومسائل پڑھنے کا موقع ملا ماشاء اللہ آپ نے خوب تحقیق سے مسائل کو بیان فرمایا ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مزید توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین اس فرصت میں صرف چند چیزوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا مقصود ہے وہ بھی صرف جذبہ نصیحت وخیر خواہی کے تحت کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے : «اَلدِّینُ النَّصِیحَۃُ» (الحدیث) جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ ان چیزوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جن پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت فرمائی «وَالنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ» مجھے آپ کا ڈاک پتہ معلوم نہیں اس لیے مجلة الدعوة کے پتہ پر مکتوب ارسال کر رہا ہوں امید ہے آپ محسوس نہیں فرمائیں گے ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ

(1) عمرہ کا سنت طریقہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں : ''میقات سے احرام باندھے اور بیت اللہ پہنچ کر بیت اللہ کے گرد سات طواف کرے'' الخ الفاظ ''سات طواف کرے'' کی جگہ یہ عبارت ''سات اشواط (پھیروں) کا ایک طواف کرے'' ہو تو بہت ہی زیادہ مناسب ہے ۔

(2) آپ لکھتے ہیں : ''جس نے حج کیا ہوا ہو وہ دوسرے کی طرف سے حج کر سکتا ہے اور اس پر قیاس کر کے عمرہ بھی کسی کی طرف سے ادا کر سکتا ہے'' معلوم ہو کہ کسی کی طرف سے عمرہ کرنے کی نص بھی موجود ہے چنانچہ مشکوٰۃ ہی میں کتاب المناسک الفصل الثانی میں لکھا ہے :

وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللہ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ ۔ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ» رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وقال الترمذی* ہذا حدیث حسن صحیح»

''ابی رزین عقیلی سے ہے بے شک وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ بے شک میرا باپ بوڑھا ہے وہ حج کی طاقت نہیں رکھتا نہ ہی عمرہ کی اور نہ ہی سفر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر اور عمرہ کر''

(3) آپ لکھتے ہیں : ''رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں آپ نے فرمایا رمضان میں میرے ساتھ عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے مشکوٰۃ کتاب المناسک گویا یہ فضیلت حدیث کے مطابق آپ کے ساتھ حج کرنے سے مشروط ہے'' آپ کی اس عبارت میں دو چیزیں توجہ طلب ہیں ۔ (1) میرے ساتھ عمرہ کرنا ۔ (2) آپ کے ساتھ حج کرنے سے مشروط ۔ یہ دونوں چیزیں مجھے مشکوٰۃ کتاب المناسک میں نہیں ملیں اور نہ ہی کسی اور کتاب حدیث میں میری نظر سے گزری ہیں برائے مہربانی آپ مجھے ان دو چیزوں کے بارے میں حوالہ سے مطلع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکت فرمائے ۔

مشکوٰۃ کتاب المناسک میں جو مجھے ملا وہ نیچے درج ہے :

«وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ : إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً»

''بے شک رمضان میں عمرہ حج کے برابر (ثواب) ہے'' (متفق علیہ) انتہی ہاں صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ لفظ بھی آئے ہیں''

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ : مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ : أَبُو فُلَانٍ - تَعْنِي زَوْجَهَا - كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا ، » وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ : فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي» کتاب جزاء الصید باب حج النساء 72/4 مع الفتح

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ جب نبی ﷺ اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ تجھے کس چیز نے حج سے روکا تو اس نے کہا ابو فلاں نے وہ اپنا خاوند مراد لے رہی تھی اس کے دو ''اونٹ تھے پانی لادنے والے ۔ ایک پر تو اس نے خود حج کیا اور دوسرا ہماری زمین کو پانی پلاتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا پس بے شک رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی قضاء پوری کرے گا''

اگر مناسب خیال فرمائیں تو اصلاح فرما کر دوبارہ مجلہ میں شائع فرما دیں باقی میری طرف سے تمام احباب واخوان کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش فرما دیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

حج و عمرہ کے مسائل ج1ص299

محدث فتویٰ